رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

اللہ اکبر

# الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی
سالانہ عـہ
ششماہی ہہ
سہ ماہی ۱۲/ ہے
ماہانہ ۔ عہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

| جلد ۲۴ | ۱۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۵ھ | یوم شنبہ | مطابق ۸ اگست سنہ ۱۹۳۶ء | نمبر ۳۴ |
|---|---|---|---|---|



## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### معاندینِ سلسلہ کو نصیحت

"اے سونے والو! بیدار ہو جاؤ۔ اے غافلو اُٹھ بیٹھو۔ کہ ایک انقلابِ عظیم کا وقت آ گیا۔ یہ رونے کا وقت ہے نہ سونے کا۔ اور تفرّع کا وقت ہے نہ ٹھٹھے۔ اور ہنسی اور تکفیر بازی کا دُعاء کرو۔ کہ خداوند کریم تمہیں آنکھیں بخشے۔ تا تم موجودہ ظلمت کو بھی بتمام وکمال دیکھ لو۔ اور نیز اس نور کو بھی جو رحمت الٰہیہ نے اُس ظلمت کے مٹانے کے لئے تیار کیا ہے۔ پچھلی راتوں کو اُٹھو۔ اور خدا تعالےٰ سے رو رو کر ہدایت چاہو اور ناحق حقانی سلسلہ کے مٹانے کے لئے بددُعائیں مت کرو۔ اور نہ منصوبے سوچو۔ خدا تعالےٰ نے تمہاری غفلت اور بھول کے ارادوں کی پیروی نہیں کرتا۔ وہ تمہارے دماغوں اور دلوں کی بے وقوفیاں تم پر ظاہر کرے گا۔ اور اپنے بندہ کا مددگار رہوگا۔ اور اس درخت کو کبھی نہیں کاٹے گا۔ جس کو اُس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ کیا کوئی تم میں سے اپنے اُس پودہ کو کاٹ سکتا ہے۔ جس کے پھل لانے کی اس کو توقع ہے۔ پھر وہ جو دانا و بینا اور ارحم الراحمین ہے۔ وہ کیوں اپنے اس پودہ کو کاٹے۔ جس کے پھلوں کے مبارک دنوں کی وہ انتظار کر رہا ہے۔ جبکہ تم انسان ہو کر ایسا کام کرنا نہیں چاہتے۔ پھر وہ جو عالم الغیب ہے۔ جو ہر ایک دل کی تہہ تک پہونچا ہوا ہے۔ کیوں ایسا کام کرے گا۔ پس تم خوب یاد رکھو۔ کہ تم اس لڑائی میں اپنے ہی اعضاء پر تلواریں مار رہے ہو۔ سو تم ناحق آگ میں ہاتھ مت ڈالو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ آگ بھڑکے۔ اور تمہارے ہاتھ کو بھسم کر ڈالے۔" (آئینہ کمالات اسلام)

## مدینۃ المسیح

قادیان ۶ اگست۔ آج تقریباً ۴ بجے بعد دوپہر بذریعہ تار دھرمسالہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کل تشریف لائیں گے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

جناب مرزا عزیز احمد صاحب گوجرانوالہ سے چند یوم کی رخصت پر تشریف لائے۔

بعد نماز عصر مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے اپنی لڑکی کے رخصتانہ کی تقریب پر چند اصحاب کو مدعو کیا اور چائے پلائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی شمولیت فرمائی اور دعا کی۔

بعد نماز مغرب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب نے اپنے بھائی مولوی بذل الرحمٰن صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی۔

# صاحبزادہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب پنجاب اسمبلی کی ممبری کے لئے کھڑے ہونگے

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ پنجاب اسمبلی کے انتخاب میں صاحبزادہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب تحصیل بٹالہ کے دیہاتی حلقہ کی طرف سے بطور امیدوار کھڑے ہونگے۔ تمام احباب کو جن کا اس حلقہ میں اثر ہو۔ اپنے اثر اور رسوخ کو صاحبزادہ صاحب موصوف کی کامیابی کے لئے استعمال کرنا چاہیئے ؛ (ناظر امور خارجہ قادیان)

# خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

## ۴ راگست سے ۶ راگست ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے ؛

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | شیخ نانک بخش صاحب | ضلع لاہور | ۴ | فضل الٰہی صاحب | ضلع جہلم |
| ۲ | خورشید احمد صاحب | ″ انبالہ | ۵ | فہیم النساء صاحبہ | ″ مونگھیر |
| ۳ | غلام حسین خانصاحب | ″ لاہور | ۶ | عجائب اللہ خانصاحب | بنگال |

# قبرستان کے مقدمہ میں گواہان استغاثہ کے بیانات

بٹالہ ۶ راگست ۳۶ء۔ آج پھر اس مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ آج عدالت نے صرف اس مقدمہ کی سماعت صبح ساڑھے دس سے ساڑھے چار بجے شام تک کی۔ اور تین گواہان استغاثہ کے بیانات قلم بند کئے۔ اس کے بعد مقدمہ ۸ راگست پر ملتوی کیا گیا ؛

# بمبئی میں جناب چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب کا ورود

۳۰ رجولائی بروز جمعرات شام کے ساڑھے سات بجے جناب چوہدری صاحب موصوف بذریعہ پونا ایکسپریس بمبئی تشریف لائے۔ احباب جماعت احمدیہ باوجود آپ کی آمد کی کوئی باقاعدہ اطلاع نہ ہونے کے اسٹیشن پر کثرت سے پہنچ گئے مولانا محمد یار صاحب عارف نے آپ کے گلے میں پھولوں کا ہار ڈالا۔ اور سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب نے گلدستہ پیش کیا۔ آپ کے ساتھ صاحبزادہ میاں منصور احمد صاحب سلمہ بھی تھے۔ احباب نے برد و معززین سے معانقہ کیا۔ بعض مقامی تاجروں اور اخباروں کے نمائندہ سے کچھ وقت گفتگو کرنے کے بعد آپ قمر طیب جی کے ہاں تشریف لے گئے۔ بروز جمعہ نماز کے لئے انجمن احمدیہ میں تشریف لائے۔ اور کچھ وقت احباب سے مختلف باتیں کرتے رہے۔ جن میں بعض قیمتی نصائح بھی تھیں۔ اسی دن بروز جمعہ پونے سات بجے واپس تشریف لے گئے۔ (نامہ نگار)

## درخواست ہائے دعاء

۱۔ آخر اپریل میں بھائی محمد عثمان صاحب لکھنوی کا ہائی بلڈ پریشر کم ہو کر ۷ ارمئی سے پھر بڑھنا شروع ہو گیا ہے۔ دوران میں ۲۳۰ ہو گیا تھا۔ اب اس وقت ۲۱۰ ہے۔ احباب درد دل سے دعائے صحت کریں۔ خاکسار (مفتی) محمد صادق قادیان (۲) خانصاحب نعمت اللہ خاں وزیر آبادی برنچ انسپکٹر ریلوے کوئٹہ (سندھ) کا صاحبزادہ شیخ رحمت اللہ بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار ولی محمد سرنگر۔ (۳) عزیز رشید احمد عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ شیخ غلام محمد از مرید کے۔ (۴) شیخ احمد الدین صاحب مرحوم کا چھوٹا لڑکا صلاح الدین عرصہ سے بیمار ہے۔ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد علی ابنا الشہرۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ

# ملازمتوں میں فرقہ وار تناسب کا مسئلہ

ہندوستان کے سیاسی مسائل میں سے مختلف قوموں کے درمیان ملازمتوں کی تقسیم کا مسئلہ نہایت اہم مسئلہ ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں بسنے والی مختلف قوموں کے درمیان جذبۂ عناد ومنافرت کا بہت بڑا سبب یہی چیز ہے وُہ قومیں جو تعلیم میں سابقت لے جانیں۔ اور اعلےٰ عہدوں پر قابض ہو کر ان پر مکمل اجارہ قائم کر لینے کی وجہ سے گورنمنٹ کے تمام نظام پر مسلط ہو چکی ہیں۔ نہیں چاہتیں۔ کہ کوئی اور قوم جو اس وقت تک بے انصافی اور سینہ زوری کا شکار ہوتی چلی آ رہی ہے۔ اپنے حقوق حاصل کر سکے۔ ہندو جس رنگ میں حکومت کے کم وبیش تمام اداروں پر قابض ہیں۔ اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ حکومت کے بار بار وعدوں اور اقراروں کے کہ مسلمانوں کو ان کے حقوق دلائے جائیں گے۔ اور باوجود اس کے لئے کوشش کرنے کے حالات ویسے کے ویسے ہی ہیں۔ کیونکہ اول تو کوئی گنجائش نکلنے پر مسلمان امیدواران ملازمت کی درخواستیں اعلےٰ افسروں کے سامنے پیش ہی نہیں کی جاتیں۔ پھر انہیں انٹرویو کے متعلق ایسے تنگ وقت میں اطلاع دیجاتی ہے کہ ان کے لئے مقررہ وقت پر پہونچنا کسی طرح ممکن نہیں ہوتا۔ پھر اگر کوئی مسلمان کسی صیغہ میں ملازم بھی ہو جائے تو اول تو کسی الزام کے نیچے لا کر اس کی ساری عمر برباد کر دی جاتی ہے۔ ورنہ ناقابل قرار دے کر نکلوا دیا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی سخت جان ان مراحل کو طے کرے۔ تو اسے اس قدر تنگ کیا جاتا ہے۔ کہ وُہ ہر وقت اپنے آپ کو مصیبت میں مبتلا پاتا ہے

ان حالات نے جو صورت پیدا کر دی ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے دہلی ڈویژن میں حال میں نئے ملازموں کی جو بھرتی ہونے والی ہے۔ اس میں مسلمانوں کے تناسب کی نگہداشت کے لئے اس ڈویژن سے کوئی مسلمان افسر نہیں مل سکا۔ اور کسی دُوسرے ڈویژن سے لانا پڑے گا۔ اس سے مسلمانوں کی کس مپرسی کا پتہ لگ سکتا ہے۔ اگر کسی دُوسرے ڈویژن سے کوئی مسلمان افسر چند روز کے لئے منگا کر کچھ مسلمانوں کو بھرتی بھی کرا دیا گیا۔ تو انہیں لازمی طور پر وہی حالات پیش آئیں گے۔ جن کا مختصراً اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

باوجود اس کے یہ شور مچایا جاتا ہے۔ کہ سرکاری ملازمتیں صرف قابلیت کی بنار پر ملنی چاہئیں۔ اور مختلف قوموں کے لئے ملازمتوں میں تناسب کی تعیین نہیں ہونی چاہیئے۔ چنانچہ اخبار "رسول" کے ایک ہندو نامہ نگار نے یکم اگست کے پرچہ میں پنجاب میں ملازمتوں کے حصُول کے طریق کا ذکر کرتے ہُوئے اسی بات کا رونا روتے ہُوئے لکھا ہے :- کہ باہم مقابلہ کے ذریعہ انتخاب ملازمین کے تناسب کو پچاس فیصدی سے پندرہ فیصدی کر دیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی مشورہ دیا ہے۔ کہ ملازمتوں کے پُر کرنے کے لئے فرقہ وار تناسب کو جس قدر ہو سکے۔ کم کرنا چاہیئے :۔

مراسلہ نگار نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اگر فرقہ وار بنا پر ملازمتوں کی تقسیم کے طریق کو جاری رکھنا ضروری ہو۔ تو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ ۵۰ فیصدی ملازمتیں اس طریق سے اور باقی ۵۰ فیصدی مقابلہ کے ذریعہ پُر کی جائیں مقدم الذکر پچاس فیصدی ملازمتوں کی تقسیم مختلف قوموں میں اس نے یوں کی ہے۔ کہ پچیس فیصدی مسلمانوں کو پندرہ فیصدی ہندوؤں کو اور دس فیصدی سکھوں کو ملنی چاہئیں۔ لیکن یہ طریق صرف آئندہ دس سال تک جاری رہنا چاہیئے۔

اس تقسیم کا مطلب یہ ہے۔ کہ مقابلہ کے ذریعہ ہندو بہت زیادہ ملازمتیں حاصل کر لینے کے بعد تناسب کی تعیین سے بھی غیر مسلم نصف ملازمتیں حاصل کر لیں۔ اور مسلمان مونہہ دیکھتے کے دیکھتے رہ جائیں :۔

ہندو بار بار مقابلہ پر زور دیتے ہیں۔ اگر یہ مقابلہ صرف قابلیت کا ہو تو مسلمان بڑی خوشی سے اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ اول ہر قوم کے امیدوار اس قوم کی آبادی کی نسبت سے جمع کئے جائیں۔ دوسرے قابلیت کا اندازہ لگانے والوں میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی وُہی نسبت ہو۔ جو امیدواروں کی ہو۔ اور تیسرے سرکاری اداروں کا ہندوؤں نے جو اجارہ لے رکھا ہے۔ اسے توڑ دیا جائے یعنی ان میں تناسب قائم کر دیا جائے :۔

لیکن مقابلہ جب اس لئے کیا جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں کو آنوں بہانوں سے ملازمتوں سے محروم رکھا جائے۔ تو مسلمان کیونکر اس کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ مسلمانوں میں قابلیت کا فقدان نہیں ہزاروں تعلیم یافتہ مسلمان نوجوان ایسے ہیں۔ جو تعلیمی قابلیت اور عام لیاقت میں ہندوؤں سے کسی صورت میں بھی پیچھے نہیں۔ بلکہ بعض امُور میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ اس امر کا کہ پنجاب میں اعلےٰ تعلیم یافتہ اور قابل مسلمان بکثرت ملتے ہیں۔ مراسلہ نگار نے خود بھی اعتراف کیا۔ چنانچہ مسلمانوں کے متعلق یہ اعداد پیش کرکے کہ ۱۹۳۶ء میں بی اے کا امتحان پاس کرنے والے مسلمانوں کی تعداد ۵۱۴ اور ایم اے کا امتحان پاس کرنے والوں کی تعداد ۱۶ ہے۔ لکھا ہے۔ کہ مسلمان بی اے اور ایم اے نوجوانوں کی تعداد میں نہ صرف معتد بہ اضافہ ہوا ہے۔ بلکہ مسلمان طلباء یونیورسٹی کے امتحانات میں بہت اعلےٰ پوزیشن حاصل کر رہے ہیں ان حالات میں معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ہندوؤں کا یہ کہنا۔ کہ لائق مسلمان نہیں ملتے۔ کس قدر معقولیت پر مبنی ہے :۔

## حبشہ کے متعلق لیلیٰ کی جھوٹی پیشگوئی

ایک گزشتہ پرچہ میں جس رمال عورت کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ اس کا تذکرہ اب اخبارات میں محض اشتہاری رنگ میں رہ گیا ہے۔ یعنی اخبارات قیمت وصول کرکے اس کا اشتہار دے رہے ہیں۔ اور سادہ لوح لوگوں کو قسمت معلوم کرنے کے فریب سے اس کے جال میں پھنسانے کے جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ اور اس سے زیادہ اس کی وقعت بھی کیا ہو سکتی ہے :۔

لاہور آنے سے کچھ عرصہ قبل اس نے عام قیاسات کی بنا پر یہ پیشگوئی شائع کرائی تھی۔ کہ حبشہ کو اٹلی پر غلبہ حاصل ہوگا۔ لیکن اب جبکہ لاہور پہونچکر اس نے اپنا جال پھیلانا چاہا۔ اور ادھر بیچارے شاہ حبشہ کا خاتمہ ہو چکا تھا۔ تو اس کے لئے سوائے اس کے چارہ نہ رہا۔ کہ اس پیشگوئی کا خود ہی ذکر کرکے مزید امید دلائے۔ چنانچہ اس نے کہا :-

"میں نے پہلے بھی پیشگوئی کی تھی۔ کہ آخر میں فتح و نصرت حبشہ کو نصیب ہوگی۔ ابھی جنگ کا خاتمہ نہیں ہوا۔ میں اپنی سابقہ پیشگوئی کا اعادہ کرتی ہوئی پورے یقین سے کہتی ہوں کہ اطالیہ پر حبشہ کو ضرور فتح حاصل ہوگی۔" (زمیندار ۳۰ جولائی)

اطالیہ پر حبشہ کو فتح جب ہوگی۔ دیکھی جائیگی اس وقت تو حبشہ پر اطالیہ کی فتح اس رمال عورت کے جھوٹے ہونے پر مہر ثبت کر چکی ہے :۔

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انگریزی الہامات پر اعتراضات کے جواب

## معترضین کی زبان انگریزی سے ناواقفیت

(از جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی۔اے۔ ایل ایل۔بی۔ گجرات)

اس میں شک نہیں۔ کہ انسان کو اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کے لئے علم کلام اللہ تعالےٰ ہی نے عطا فرمایا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ خلق الانسان علمہ البیان۔ اسی لئے وہ کلام جو خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل ہو ہر عیب سے منزہ اور ہر غلطی سے پاک ہوتا ہے۔ لیکن اس میں بھی شبہ نہیں۔ کہ کلام خداوندی کو انسان کے خود تراشیدہ قواعد کا پابند قرار دیتے ہوئے اس کو ان قواعد کے محک پر پرکھنا بھی حد درجہ کی نادانی ہے۔ اس غلط طریق کار پر چل کر مخالفین اسلام نے قرآن مجید کی عربی پر اعتراض کرنے میں ٹھوکر کھائی ہے۔

### قرآن مجید کی ایک آیت پر اعتراض

چنانچہ انہوں نے قرآن مجید کی آیت اِنْ ھٰذٰانِ لَسٰحِرٰانِ (سورۃ طٰہٰ) پر یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ اس آیت میں حرف اِنْ اِنَّ کا مخفف استعمال ہوا ہے۔ حالانکہ ازروئے قواعد عربی یہ جائز نہیں اور اگر جائز ہو بھی۔ تو پھر بھی یہ عبارت قواعد نحو کی رُو سے درست نہیں۔ کیونکہ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ہے۔ جو اسم کو نصب دیتا ہے۔ لہٰذا اس قاعدہ کے مطابق ھٰذٰانِ کی بجائے ھٰذَیْنِ کہنا چاہیئے تھا مگر اس کے برخلاف آیت میں بجائے "ھٰذَیْنِ" کے ھٰذٰانِ ہی رکھا گیا ہے۔ جو ازروئے قواعد نحو درست نہیں۔ (دیکھو نبراس صفحہ ۴۳۹)

### ایک اور آیت پر اعتراض

اسی طرح ایک اور آیت قرآنی وَکُلَّمَا سُقِطَ فِیْ اَیْدِیْھِمْ (اعراف ع ۱۸) کے متعلق رُوح المعانی میں لکھا ہے۔ وَذَکَرَ بَعْضُھُمْ اَنَّ ھٰذَا التَّرْکِیْبَ لَمْ یُسْمَعْ قَبْلَ نُزُوْلِ الْقُرْآنِ وَلَمْ تَعْرِفْهُ الْعَرَبُ وَلَمْ یُوْجَدْ فِیْ اَشْعَارِھِمْ وَکَلَامِھِمْ (روح المعانی جلد ۳ صفحہ ۱۲۷) کہ بعض لوگوں نے کہا۔ یہ ترکیب قرآن مجید کے نزول سے قبل نہیں سُنی گئی۔ اور نہ اس کو اہل عرب جانتے تھے۔ اور نہ ان کے اشعار یا کلام میں یہ ترکیب پائی جاتی تھی۔

لیکن باوجود اس کے ہمارا ایمان ہے کہ مخالفین اسلام کا اعتراض سراسر باطل ہے کیونکہ انسان کے بنائے ہوئے قواعد کو اللہ تعالےٰ کے کلام پر حکم ٹھہرانا انتہائی جہالت کا مظاہرہ ہے۔

### حضرت مسیح موعودؑ کے انگریزی الہامات پر اعتراض

معاندین جماعت احمدیہ نے بھی علماء قریش کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر قواعد زبان کے اعتبار سے اعتراض کئے ہیں۔ جن کے تسلی بخش جوابات دیئے جاتے رہے ہیں۔ اس وقت میں صرف ان اعتراضات کو لونگا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انگریزی الہامات پر کئے جاتے ہیں۔

مکتوبات جلد ۱ صفحہ ۶۸ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام بایں الفاظ شائع ہوا ہے:۔ You have to go Amritsar (یُو ہیو ٹو گو امرتسر) یعنی تمہیں امرتسر جانا ہوگا اس پر اعتراض کیا گیا ہے۔ کہ لفظ go اور امرتسر کے درمیان لفظ to چاہیئے تھا۔ یعنی عبارت اس طرح ہونی چاہیئے تھی۔ "You have to go to Amritsar"

اس اعتراض کا جواب یہ ہے۔ کہ لفظ to کا اس الہام میں رہ جانا محض سہو کتابت کا نتیجہ ہے۔ اصل الہام سے مفقود نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود اسی جگہ تحریر فرماتے ہیں:۔ "فقرات کی تقدیم تاخیر کی صحت بھی معلوم نہیں۔ اور بعض الہامات میں فقرات کا تقدم تأخر بھی ہو جاتا ہے۔ اس کو غور سے دیکھ لینا چاہیئے۔" (مکتوبات جلد ۱ صفحہ ۶۸ و تذکرہ صفحہ ۱۱۹)

پھر فرماتے ہیں:۔

"چونکہ یہ غیر زبان میں الہام ہے۔ اور الہام الٰہی میں ایک سُرعت ہوتی ہے۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ بعض الفاظ کے ادا کرنے میں کچھ فرق ہو۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۰۴ حاشیہ)

اس امر کا ثبوت کہ لفظ "go" کے بعد لفظ "to" کا رہ جانا محض سہو کتابت سے ہے۔ یہ ہے۔ کہ اس الہام سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس الہام سے بالکل مشابہ ایک اور الہام ہو چکا ہے۔ جس میں لفظ "to" کو go کے بعد استعمال کیا گیا ہے۔ وہ الہام براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۶۹ و ۴۷۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ و تذکرہ صفحہ ۵۰) پر ہے۔ "Then will you go to Amritsar" (دین وِل یُو گو ٹو امرتسر) یعنی تب تم امرتسر بھی جاؤ گے۔ اس الہام میں فقرہ go to Amritsar استعمال ہوا ہے جس سے معلوم ہوا کہ ملہم (اللہ تعالےٰ) کو تو "go to" کا محاورہ معلوم تھا۔ مگر اس کے لکھنے میں سہو کتابت کے باعث لفظ "To" رہ گیا۔ اور اس قسم کا سہو اس قدر عام ہے۔ کہ اس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ لیکن ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک دوسرے الہام کو بطور دلیل پیش کر کے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ معترضین کا اعتراض سراسر غلط ہے۔

### لفظ "ضلع" کا استعمال انگریزی میں

مندرجہ بالا الہام سے اگلا الہام ہے "He halts in the Zilla Peshawar" کہ وہ ضلع پشاور میں قیام کرتا ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۱۱۹) اس الہام پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ انگریزی میں لفظ "ضلع" استعمال نہیں ہوتا۔ اس کے جواب میں خاکسار نے پچھلے سال ایک مختصر سا نوٹ الفضل میں شائع کرایا تھا۔ جس میں ادی پبلک سرونٹس انکوائریز ایکٹ) The Public Servants Inquiries Act Sect:-8 کے حوالہ سے ثابت کیا تھا۔ کہ انگریزی میں لفظ "ضلع" استعمال ہوتا ہے اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ علاوہ ازیں آکسفورڈ ڈکشنری صفحہ ۹۳۳ پر لفظ "ضلع" موجود ہے۔

### "بائی" بمعنے "ساتھ"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے:۔

"God is comming by his army."

(گاڈ از کمنگ بائی ہز آرمی) (تذکرہ صفحہ ۴۳) یعنی خدا اپنی فوج کے ساتھ آرہا ہے اس الہام پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اس میں لفظ "by" کا استعمال درست نہیں۔ اس کی بجائے لفظ "With" (ساتھ) استعمال ہونا چاہیئے تھا۔ اس اعتراض کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ اعتراض انگریزی زبان کے نہ جاننے کے باعث پیدا ہوا ہے۔ کیونکہ انگریزی زبان میں لفظ "By" (بائی) "With" کے معنے میں استعمال ہوتا ہے ثبوت کے لئے ملاحظہ ہو۔ انگلش ڈایالکٹ ڈکشنری مصنفہ جوزف رائٹ صفحہ ۴۶۔ اس میں لکھا ہے:۔

"By:- together with, in company with. I will go if you go by me; come along by me."

یعنی لفظ "بائی" کے معنی ہیں "ساتھ" "ہمراہ" جیسا کہ کہتے ہیں۔ میں تب جاؤنگا اگر تم بھی میرے ساتھ ("بائی") جاؤگے تم میرے "ساتھ" آؤ۔

محوّلہ بالا ڈکشنری وہ ڈکشنری ہے جس کے متعلق لکھا ہے:- Complete Vocabulary of all English dialect کہ یہ انگریزی زبان کے تمام محاورات کا خزینہ ہے۔

پس انگریزی زبان میں لفظ "BY" "With" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام انگریزی زبان کے لحاظ سے بالکل بامحاورہ اور درست ہے۔

## ایکسچینج بمعنی "چینج"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے:-

"Words of God cannot exchange"

(ورڈز آف گاڈ کین ناٹ ایکسچینج) (تذکرہ صفحہ ۱۰۱ و ۱۹۶) یعنی خدا کے الفاظ تبدیل نہیں ہوسکتے۔

اس پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ اس میں لفظ exchange (ایکسچینج) لفظ change (چینج) کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ حالانکہ بلحاظ قواعد و اسلوب اہل زبان یہ لفظ change کے معنی میں استعمال نہیں ہوسکتا۔ اگر الہام میں لفظ "ایکسچینج" کی بجائے "چینج" ہوتا تو درست ہوتا۔

اس اعتراض کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ شبہ بھی محض انگریزی زبان سے ناواقفیت کے باعث پیدا ہوا ہے۔ ورنہ انگریزی میں Exchange کا لفظ change کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ انگریزی زبان کی مشہور اور مروّج لغت آکسفورڈ ڈکشنری میں لفظ Exchange کے معنی change لکھے ہیں۔

علاوہ ازیں Murray's Dictionary میں لفظ exchange کے ماتحت لکھا ہے:- کہ یہ لفظ change کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کے استعمال کے ثبوت میں بطور مثال یہ فقرہ لکھا ہے:

"I return again just to the time not with the time exchanged"

یعنی میں وقتِ مقررہ پر واپس آیا ہوں تبدیل شدہ وقت پر نہیں۔ پس انگریزی زبان میں ایکسچینج کا لفظ چینج کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام میں ہوا۔ اور اس پر اعتراض کرنا انگریزی زبان سے ناواقفیت کا ثبوت ہے۔

## ایک اور مفہوم

علاوہ ازیں ایکسچینج کا لفظ مسلمہ طور پر interchange کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اگر اس لحاظ سے الہام کے الفاظ کو دیکھا جائے تو الہام کے معنے یہ ہونگے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ آپس میں بدل نہیں سکتے۔ مطلب یہ ہوگا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا کلام اس قدر افصح اور ابلغ ہوتا ہے۔ کہ اس کا ہر لفظ اپنی جگہ پر نہایت موزون ہوکر بیٹھتا ہے۔ اور جو لفظ جہاں استعمال ہو۔ وہ وہاں ہی صحیح معنی دیتا ہے۔ اور اگر کسی لفظ کو اپنی جگہ سے ہٹا کر اسکی جگہ دوسرا لفظ وہاں پر رکھا جائے۔ تو عبارت کا مفہوم بگڑ جائے گا۔ چنانچہ ہر اعلےٰ کلام کی یہ خصوصیت مسلّم ہے کہ اس کا ہر لفظ بامعنی اور برمحل ہوتا ہے خصوصاً قرآن مجید کا علم رکھنے والے جانتے ہیں۔ کہ اس میں بلاغت کا یہ کمال اس قدر نمایاں ہے۔ کہ اگر اس کا ایک لفظ بھی بدل دیا جائے۔ تو آیت کا مفہوم اس قدر بگڑ جاتا ہے۔ کہ سیاق و سباق عبارت اس کا متحمل نہیں ہوسکتا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام میں خواہ لفظ "ایکسچینج" کو "چینج" کے معنی میں لیا جائے۔ خواہ interchange کے معنی میں الہام کی زبان بالکل درست اور محاورہ اہل زبان کے عین مطابق ہے اور اس پر اعتراض کرنے سے بجز اس کے کہ معترض کی اپنی علمی پردہ دری ہو۔ اور کچھ حاصل نہیں ہوسکتا۔

# احمدیوں کی دینی تعلیم و تربیت

## کے متعلق

# اعلان

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

نظارت ہٰذا وقتاً فوقتاً جو طریق بھی جماعتوں کی اصلاح کے لئے مناسب معلوم ہو۔ اختیار کرتی رہتی ہے۔ زیادہ تر تو خط و کتابت کے ذریعہ ہوتا ہے مگر خاص معاملات کے لئے خاص دوستوں کو بھی بغرض اصلاح قادیان سے بھیجا جاتا ہے۔ لیکن بایں ہمہ جماعتوں کو اصلاح اور درستی کا کام زیادہ تر مقامی دوستوں کی سعی اور ہمت پر ہی چھوڑا جاسکتا ہے۔ اور نظارت کو اصل توقعات بھی یہی ہیں۔ کہ مقامی دوست ہی اس بارے میں مناسب کوشش کرکے جماعتوں کے نظام کو درست رکھیں۔ اور دوستوں میں تقوےٰ اور نیکی کی رُوح پیدا کریں۔ اور اس کو قائم رکھیں۔

گزشتہ سال سے ایک انسپکٹر صاحب تربیت مختلف جماعتوں میں دریافتِ حالات۔ اور اصلاح نقائص کے لئے دورہ کرتے ہیں۔ ان کی طرف سے جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ زیادہ تسلی بخش نہیں۔ بعض جگہ دوست ایسے نازک اوقات میں باہمی جھگڑوں میں مصروف پائے جاتے ہیں۔ اور بعض جگہ کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دوست نماز کے لئے بھی کسی وقت بجز نمازِ جمعہ کے جمع نہیں ہوسکتے۔ اور بعض جگہ چندوں کی ادائگی میں سُستی پائی جاتی ہے۔

یہ حالات نہایت قابل افسوس ہیں۔ اور ایک ایسی جماعت کے لئے جو دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کے عہد کی مدعی ہے۔ ہرگز شایان شان نہیں ہیں۔ تمام جماعت کے دوستوں سے بالعموم۔ اور ایسے دوستوں سے بالخصوص جن کو اللہ تعالےٰ نے دین کی سمجھ اور ضرورت زمانہ کا احساس اور ایک درمند دل دیا ہے۔ توقع ہے۔ کہ اس پر خوش نہ ہوں گے۔ کہ وُہ خود نیک ہیں۔ بلکہ ان کو چاہیے۔ کہ وُہ ساری جماعت کو صراطِ مستقیم پر لے کر چلنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالےٰ نے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ میں جمع کا صیغہ استعمال کرکے واضح کردیا ہے۔ کہ اسلام انفرادی ترقی کا قائل نہیں۔

پس دوستو۔ اللہ تعالےٰ کو خوش کرنے کو دَوڑو۔ اور عہدِ بیعت کو نباہنے کے لئے تن من دھن سے کوشش کرکے عنداللہ ماجور رہو۔ اللہ تعالےٰ آپ کا حامی و مددگار رہو۔ کارکردگی کی رپورٹ نظارت تعلیم و تربیت میں ماہانہ بھجواتے رہیں۔ فارم رپورٹ دفتر سے طلب فرمائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان

الفضل کا ہفتہ وار مکتوب جاپان بذریعہ ہوائی ڈاک

# جاپان اور چین کی سیاسی الجھنیں

(الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے)

مانچو کو۔ جاپانی اور روسی حدود کے جھگڑے

کوبے ۱۶ر جولائی۔ جیسا کہ قارئین کرام کو میرے مضامین کے ذریعہ معلوم ہے۔ مانچو کو جاپانی اور روسی حدود پر آئے دن رونما ہونے والے جھگڑے ان تینوں حکومتوں کے لئے عرصہ سے پریشانی کا موجب ہو رہے تھے۔ اور احباب کو یہ بات بھی یاد ہوگی۔ کہ ان فتنوں کا سد باب کرنے کے لئے ایک تجویز یہ پیش کی گئی تھی۔ کہ تینوں حکومتوں کے نمائندوں کا ایک کمیشن مقرر کیا جائے۔ جو ان تمام جھگڑوں کا فیصلہ کرے۔ جو اس وقت رونما ہو چکے ہیں۔ اور آئندہ ان کی روک تھام کی غرض سے حدود کو صاف اور واضح طور پر نشان زد کردے۔ کیونکہ طرفین میں یہ بات مسلم تھی کہ ان نت نئے فتنوں کی وجہ یہی ہے کہ حدود واضح طور پر متعین نہیں۔

اس تجویز کے زیر بحث آنیکے بعد مختلف خیالات اور آراء کا ادھر ادھر سے اظہار کیا گیا۔ اور ایک دوسرے کی تجاویز اور جوابی تجاویز کو روس۔ جاپان اور مانچوکو میں کبھی شک کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ کبھی ان کے بارہ میں احتیاط عمل میں لائی گئی اور کبھی ایک حد تک ان پر عمل پیرا ہونیکے لئے آمادگی کا اظہار کیا گیا۔ مگر بحیثیت مجموعی یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ یہ گفت و شنید ایک مرحلہ سے دوسرے کیطرف ترقی کرتی گئی۔ حتےٰ کہ اب اعلان ہوا ہے۔ کہ اس ہفتہ میں جاپانی وزارت خارجیہ کے چیف آف دی ایسٹ ایشیا بیورو اور نکولس راوڈ جو روسی سفارتخانہ میں کونسلر ہیں۔ ٹوکیو میں ایک کانفرنس ہوگی۔ جس میں مجوزہ کمیشنوں کے متعلق اصولی امور کا تصفیہ کیا جائیگا۔

چین میں جاپان کے خلاف جذبہ منافرت

چین میں جاپان کے خلاف اس جذبہ منافرت کے نتیجہ میں جو کچھ عرصہ سے زور پکڑ رہا پر ہے۔ دو ایسے واقعات ہفتہ زیر نظر میں ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ جو چینی حکومت کیلئے بہت سی پریشانی کا موجب ہونگے۔ ایک تو ۱۰ر جولائی کو شنگھئی میں ڈکسویل روڈ پر ایک جاپانی کا کسی چینی کے ہاتھ سے گولی کا نشانہ بن جانا اور دوسرے اس کے چند ہی دن بعد اسی حصہ شہر میں ایک جاپانی بحری لفٹیننٹ پر حملہ۔ جبکہ وہ ایک کار میں وہاں سے گذر رہا تھا۔ جب موٹر کار پر آوازے کسے گئے۔ اور پتھر پھینکے گئے۔ تو کار سے نکلکر لفٹیننٹ قسو کا موتو نے حملہ آوروں کا پیچھا کیا۔ مگر وہ جلد ہی شہر کی چینی آبادی میں غائب ہوگئے۔ جاپانی افسران واقعات کو خاص اہمیت دے رہے ہیں۔ اور ان کی طرف سے چینی حکومت میں سخت احتجاج کیا گیا ہے۔ ایک جاپانی جنگی جہاز کو جو شنگھئی سے روانہ ہونے والا تھا۔ حکم ملا ہے۔ کہ وہ اپنی روانگی ملتوی کردے۔ جاپانی بحری فوج کے دستے شہر کے ان حصوں میں گشت کر رہے ہیں۔ جن میں جاپانی آبادی ہے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جاپانی جان و مال کی حفاظت کی غرض سے چند مزید جاپانی چوکیاں قائم کی جائیں۔ نیز یہ کہ ٹیلیفون کی ایک الگ لائن بنائی جائے۔ جو صرف جاپانی دستوں کے استعمال کے لئے مخصوص ہوگی۔

یہاں یہ ذکر کردینا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ ۹ر نومبر ۱۹۳۵ء کو جو ایک جاپانی بحری وارنٹ افسر شنگھئی میں گولی سے ہلاک کر دیا گیا تھا۔ اس مقدمہ کا ضلع کی عدالت خاص نے فیصلہ کر دیا ہے۔ جب یہ قتل ہوا۔ تو اس کے دو تین روز تک تو قدرتی طور پر جاپانی پریس میں زور شور سے اس کے متعلق خبریں شائع کی گئیں اور غصہ کا اظہار کیا گیا۔ مگر بعد ازاں دفعۃً یہ واقعہ اخبارات کے صفحوں سے غائب ہوگیا۔ بلکہ میں نے ایک دفعہ اگر میری یاد غلطی نہیں کرتی) تو یہ بھی سنا تھا۔ کہ بعض لوگوں کے نزدیک یہ بھی ممکن ہے کہ اس قتل کو کوئی تعلق سیاسیات سے نہ ہو۔ اور یہ صرف کسی ذاتی رنجش کا نتیجہ ہو۔ جس میں ممکن ہے کوئی عورت یا اور اسی قسم کی چیز وجہ دشمنی ہو۔ مگر دوران مقدمہ میں جن حالات کا انکشاف ہوا ہے۔ ان سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ گئی ہے۔ کہ اس واقعہ کی تہہ میں سیاسی غرض تھی۔ جو یہ تھی۔ کہ چین اور جاپان کے درمیان خلیج منافرت کو اور بھی وسیع کیا جائے۔ ان حالات کی روشنی میں یہ ثابت ہوا ہے۔ کہ اس واقعہ کی ذمہ واری ایک شخص یانگ وین ٹاؤ پر ہے۔ جو ایک خفیہ سوسائٹی بنام تنگ آئی کا صدر ہے۔

## جنرل چیانگ کیشک

جنرل چیانگ کے خلاف جنوب مغربی علاقہ سے جو طوفان مخالفت کا اٹھا۔ اس کو انہوں نے قریباً کالعدم اور بے اثر کر دیا ہے۔ اصل میں جنرل چیانگ کے ان مخالفوں کی امیدیں یہ تھیں۔ کہ جاپان کے خلاف جو جذبہ منافرت چین کے طول و عرض میں موجود ہے۔ اس سے اور نیز اس امر سے کہ جنرل چیانگ بادی النظر میں جاپانی کارروائیوں کے متعلق سہل انگاری اختیار کئے ہوئے ہیں۔ پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ جنرل چیانگ کو شکست دینے میں کامیاب ہو جائینگے۔ مگر جاپان کے خلاف چین کے جس جذبہ منافرت کے ساتھ انہوں نے اپنی امیدیں وابستہ کی تھیں وہی جنرل چیانگ کے لئے بہترین حفاظت کا ذریعہ بن گیا۔ کیونکہ ان حالات میں کہ جنوب مغرب نے خود پیش قدمی کرکے جنگ کی طرح ڈالی تھی۔ ملک اس بات پر تیار نہ ہوا کہ قومی آزادی کے لحاظ سے ایسے نازک ایام میں خانہ جنگیاں برپا کرنے کے لئے جنوب مغربی عناصر کے ہاتھ مضبوط کرے۔

نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جنرل چیانگ کی طرف سے فوجی طاقت کے خفیف مظاہروں اور روپے کے بامو قعہ استعمال نے ان کے خلاف قائم ہونے والی جتھہ بندی کو فوراً کمزور اور پراگندہ کر دیا۔ اور اس الزام کا جواب دینے کے لئے کہ وہ جاپانی خطرہ کے پیش نظر صحیح حکمت عملی اختیار نہیں کئے ہوئے۔ جنرل چیانگ نے بغیر کسی توقف کے کیوسن ٹانگ کی دوسری نیشنل کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اور اس کے دوران میں انہوں نے چین اور جاپان کے آپس کے تعلقات کے بارہ میں اپنا نظریہ وضاحت سے بیان کیا۔ چنانچہ ایک تقریر میں انہوں نے کہا۔ کہ چین ہرگز یہ برداشت نہ کرے گا۔ کہ اس کے اختیارات ملوکیت میں کسی طرف سے کوئی تصرف ہو۔ اور انہوں نے یہ بھی کہدیا۔ کہ چین مانچوکو کی نوزائیدہ سلطنت کو تسلیم کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوسکتا اور نہ چین یہ چاہتا ہے۔ کہ وہ بھی ایک دوسرا ایبے سینیا بن جائے۔

## جاپانی سفیروں کی کانفرنس

چین میں جاپانی حکمت عمل

اتنی چین کی اندرونی حالت پر منحصر نہیں جتنی کہ سات سمندر پار رواقعہ ہونے والے یورپ کے جھگڑوں اور فتنوں پر۔ اسی وجہ سے وہ ہدایات جو حال ہی میں یورپین ممالک میں متعینہ جاپانی سفیروں کو ٹوکیو سے جاری کی گئی ہیں۔ کہ وہ ایک دوسرے کے خیالات اور آراء سے استفادے کی خاطر ایک کانفرنس کریں۔ خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ جاپانی سفراء متعینہ لنڈن پیرس۔ برلن۔ روم۔ ٹرکی۔ ماسکو برسلز اور برن کو یہ ہدایت کی گئی ہے۔ یہ کانفرنس مونٹریکس کانفرنس کے ختم ہو جانے کے بعد پیرس یا لنڈن میں کی جائے گی۔ اور اس کا نتیجہ سفیر اوٹا اور سفیر ساتو (جو ماسکو اور پیرس سے جاپان واپس آرہے ہیں) خود آکر ٹوکیو میں پیش کریں گے۔

# قبرستان کے مقدمہ میں گواہان استغاثہ کے بیانات

بٹالہ ۵ اگست ۱۹۳۶ء۔ ۱۶ جون ۱۹۳۶ء کو قبرستان میں احرار کی فتنہ انگیزی کے سلسلہ میں پولیس نے ۱۹ احمدیوں پر جو مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ اس کی آج پھر سماعت ہوئی۔ ملزمین کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ جناب مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر گورداسپور۔ جناب شیخ ارشاد علی صاحب پلیڈر بٹالہ جناب دیوان رتن سنگھ صاحب پلیڈر بٹالہ اور جناب مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر قادیان موجود تھے۔ اور بھی بعض دوست قادیان اور مضافات سے کارروائی دیکھنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ کارروائی ٹھیک اڑھائی بجے شروع ہو کر چار بجے ختم ہوگئی۔ اور صرف ایک گواہ عظمت علی کنسٹیبل کی شہادت ہوئی جو درج ذیل ہے۔

## بیان عظمت علی کنسٹیبل

میں ۱۶ جون کی صبح کو قبرستان میں موجود تھا۔ میری موجودگی میں عبد الحق بخشی محمد دین کو ۲۰-۲۵ احمدیوں نے مارا تھا۔ ان میں سے میں عبد الرحمن جٹ۔ عبد الرحمن کشمیری۔ فخر الدین۔ ولی محمد۔ محمد بوٹا اور محمد تقی کو پہلے جانتا تھا۔ ان کے علاوہ میں نے عبد اللطیف۔ اور عبد العظیم کو شناخت کیا تھا۔ احمدیوں کی تعداد قریباً تین ہزار تھی مضروب صرف چار تھے۔ سب نے لاٹھیوں سے مارا تھا۔ ولی محمد کے پاس کسی تھی جو اس نے عبد الحق کو ماری۔

**بجواب جرح جناب مرزا عبد الحق صاحب:۔**

میری ڈیوٹی قبرستان میں وقوعہ سے ایک مہینہ قبل لگی ہوئی تھی۔ حسن محمد کی ڈیوٹی بھی میرے ساتھ تھی۔ راجہ عمر دراز انسپکٹر نے میرا بیان لیا تھا۔ ہماری نوکری دن رات ہوتی تھی۔ ۱۵ ؍ جون کو بھی میں رہا تھا۔ احمدیوں نے اس دن ایک میت وہاں دفن کی تھی۔ مگر احراری کوئی نہیں آیا تھا۔ نہ ہی میں نے عبد الحق خوجہ حمید ا کشمیری۔ بھو حجام۔ کرم دین رنگریز اور ماموں کو اس دن قبرستان میں دیکھا تھا۔ احمدی ۳۰-۴۰ تھے۔ وہ پچھلے پہر ۴-۵ بجے آئے تھے۔ اور اسی وقت میت دفن کر گئے تھے۔ میں اور حسن دین احمدیوں کے پاس نہیں آئے تھے۔ اس دن صبح کے وقت احمدی کوئی میت دفن نہیں کرنے آئے تھے۔ ہم دونوں ۱۵ ؍ جون کو صبح کے وقت وہاں موجود تھے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ اس دن کون کون احمدی آئے تھے۔ اور کون کون نہیں۔ ہماری ڈیوٹی وہاں عیدگاہ کے جھگڑے کے سلسلہ میں تھی۔ جو قبرستان سے ملحق ہے۔ یہ ڈیوٹی لالہ وزیر چند صاحب نے لگائی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ احمدی اور احراری آپس میں لڑ نہ پڑیں۔ قبرستان کے متعلق ہمیں کوئی ہدایت نہیں تھی۔ میں حسن کو نہیں جانتا۔ ۱۷ ؍ جون کو بھی میری ڈیوٹی قبرستان میں تھی۔ اس دن بھی احمدی ایک بچہ کو دفن کرنے آئے تھے۔ وقت مجھے یاد نہیں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ صبح تھی یا شام۔ اس دن بھی بہت سے پولیس کنسٹیبل وہاں جمع تھے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ کون تھے قریباً پچاس ساٹھ آدمی تھے۔ اس دن کوئی احراری نہیں گیا تھا۔ محمد خان ہیڈ کنسٹیبل وہاں موجود تھا۔ اس دن محمد خان کی کشمکش احمدیوں سے نہیں ہوئی تھی۔

۱۶ ؍ جون کو میں اور حسن محمد صبح کے وقت پولیس۔ احراری۔ اور احمدیوں کے پہنچنے سے قبل وہاں موجود تھے۔ اور کہیں نہیں گئے۔ اور جب تک پولیس احراری یا احمدی نہیں آئے۔ ہم وہیں رہے ہیں ۱۵ اور ۱۶ ؍ جون کی درمیانی شام کو لالہ صاحب نے ہمیں پیغام بھیجا تھا کہ خیال رکھو۔ کہ کوئی فساد نہ ہو جائے۔ یہ پیغام کار خاص کا سپاہی لایا تھا۔ جس کا نام مجھے معلوم نہیں۔ پیغام میں یہ نہیں بتایا گیا تھا۔ کہ فساد سے مراد کونسی جگہ کے متعلق ہے۔ مضروبین میں سے میں پہلے صرف عبد الحق کو جانتا تھا۔

۱۶ ؍ جون کو سب سے پہلے چار احمدی اور چار احراری آئے۔ ان چار احمدیوں میں سے میں کسی کو شناخت نہیں کر سکتا باقی آدمی گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بعد آئے۔ جب ابھی چار آدمی ہی آئے تھے۔ میں نے حسن محمد کو تھانہ میں بھیج دیا تھا۔ کہ جاکر تھانیدار صاحب کو اطلاع دے آئے اور وہ باقی پولیس والوں کے ساتھ ہی واپس آیا۔ احمدی بھی ساتھ ہی آگئے تھے شہر کی طرف سے احمدی جلوس کی شکل میں اکٹھے آرہے تھے۔ رستہ میں پریڈ کوئی نہیں کر رہا تھا۔ پولیس والے بھی شہر کی طرف سے ہی آرہے تھے۔ پولیس والے قریباً مجمع کے درمیان میں ان سے علیحدہ آرہے تھے۔ چونکہ راستہ میں درخت ہیں اس لئے میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ سڑک کی دائیں جانب تھے یا بائیں جانب۔

جو چار احمدی پہلے آئے تھے۔ وہ مجمع کے آنے سے پہلے قبر کی جگہ پر بیٹھے تھے۔ اور احراری پانچ سات قدم کے فاصلہ پر تھے۔ ان چار احمدیوں نے مجمع سے قبل تین چار ٹپ ہی قبر کے لگائے تھے میں بھی پانچ سات قدم کے فاصلہ پر کھڑا تھا۔ جب تین چار ہزار احمدی آئے تو پہلے چار احمدیوں نے پھر قبر کھودنی شروع کی۔ تو احراریوں نے قریب آکر ہاتھ جوڑ کر کہا۔ کہ یہاں قبر مت کھودو۔ احمدیوں نے ان کو گالیاں دیں۔ احراریوں نے ان کو جواب میں گالیاں نہ دیں۔ یہ مجھے یاد نہیں۔ کہ احمدیوں نے ان کو وہاں سے چلے جانے کو کہا ہو۔ اس وقت احمدی بے ترتیبی سے کھڑے تھے۔ قریب ترین احمدی قبر سے دو تین قدم کے فاصلہ پر ہوگئے۔

عبد الرحمن جٹ ملزم نے آکر کہا کہ قبر کھودو۔ ہم دیکھ لیں گے ہمیں کون روکتا ہے۔ اور کھودنے والوں نے قبر کھودنی شروع کر دی۔ اس پر احرار والے قبر کے قریب آگئے۔ مگر احمدی قبر کھودتے گئے۔ لڑائی سے پہلے قبر کے صرف دو تین ٹپ ہی لگے ہوئے تھے۔ اور ساری قبر حملہ کے بعد کھودی گئی۔ حملہ پانچ یا دس منٹ تک ہوتا رہا۔ قبر دس بیس منٹ میں کھودی گئی۔ احمدیوں نے لاش میرے سامنے دفن کی تھی۔ جب لاش دفن کی گئی۔ اس وقت قدم ڈیڑھ قدم کے فاصلہ پر گھیرا بنایا ہوا تھا گھیرا اسی وقت بنایا گیا تھا۔ جب قبر کھودی جا رہی تھی۔ اس حلقہ کے اندر پولیس اور مضروب بھی تھے۔ اور کوئی آدمی وہاں نہیں تھا۔ سوائے قبر کھودنے والوں کے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کوئی اور حلقہ بھی بنایا گیا یا نہیں۔ چاروں طرف احمدی ہی احمدی بے ترتیبی سے کھڑے تھے۔ جن لوگوں نے حلقہ بنایا ہوا تھا وہ ردیف میں تھے۔ انہوں نے چکر لاٹھیاں پکڑ پکڑ کر بنایا ہوا تھا۔ میں ان میں سے نہ کسی کو جانتا ہوں۔ اور نہ پہچانتا ہوں۔ سوائے عبد الرحمن جٹ کے۔ یہ کوئی تین سو آدمی تھا۔ جن حملہ آوروں کو میں پہلے جانتا تھا۔ انہیں اس طرح جانتا ہوں کہ بازار میں بعض اوقات چلتے ہوئے کسی سے پوچھ لیا۔ کہ اس کا کیا نام ہے۔ کیونکہ وہ معزز معلوم ہوتے تھے۔

**بجواب جرح** - جناب شیخ بشیر احمد صاحب:۔

۱۶؍۶؍۳۶ کو میں نے چار احمدیوں اور چار احراریوں کو جو قریباً صبح چھ بجے آئے۔ میں نے پہلے ان کو اس وقت دیکھا جب میں نے دیکھا کہ چار احمدی قبر کھود رہے تھے۔ اور چار احراری ان کو روک رہے تھے۔ میں نے قریباً بیس کرم سے ان کو دیکھا تھا۔ میں نے چار احراریوں کو احمدیوں سے درخواست کرتے ہوئے سنا۔ کہ قبر نہ کھودو۔ اور احمدی کہہ رہے تھے۔ کہ ہم کھودیں گے۔ اس پر میں، اور عظمت علی وہاں پہنچ گئے۔

عبد الحق ان چار احراریوں میں موجود تھا۔ جن کو میں نے پہلے دیکھا تھا۔ میں نے حسن محمد کو بھیج دیا۔ کہ تھانیدار صاحب کو اطلاع دو ان چار احراریوں میں سے کوئی شہر کی طرف نہیں گیا تھا۔ میں نے

حسن محمد کو اس لئے تھانہ بھیج دیا تھا کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ فساد نہ ہو جائے۔ میں نے عبدالحق کو ولی محمد کا بازو پکڑتے نہیں دیکھا تھا۔ میں نے احمدیوں کے بگل کی آواز شہر سے آتی سنی تھی۔ اس وقت کوئی احمدی آتے ہوئے نظر نہیں آتے تھے۔ اس آواز کے دس بیس منٹ بعد احمدی نظر آگئے۔ جو احمدی یونیفارم میں تھے۔ وہ مجمع کے قریباً درمیان میں تھے۔ میں نے لاش نہیں دیکھی تھی۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کورٹ والوں کا قدم باقاعدہ ملتا تھا یا نہیں۔ محمد خان ہیڈ کنسٹیبل نے نہ احمدیوں کو کچھ کہا اور نہ احراریوں کو کہا کہ چلے جاؤ۔ لاش کو دفن ہوتے ہوئے میں نے دیکھا تھا۔ میں نے وہ جگہ نہیں دیکھی۔ جہاں لاش رکھی ہوئی تھی۔ نہ ہی کسی نے جنازہ کی نماز پڑھی۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ تدفین کے بعد کوئی دعا کی گئی۔ لالہ وزیر چند نے آکر حوالدار سے کچھ پوچھا تھا۔ مگر مجھے معلوم نہیں کیا بات چیت ہوئی۔ میرے سامنے انہوں نے کسی احمدی سے بھی نہیں پوچھا مجھے معلوم نہیں۔ کہ لالہ وزیر چند نے کہا ہو۔ کہ کون روکتا ہے نہ ہی اس نے احمدیوں کو یہ کہا ہو کہ ذرا ٹھہر جاؤ۔ میں ابھی آکر تم سے بات کرتا ہوں۔ راجہ عمر دراز سب انسپکٹر نو بجے وہاں پہنچ گیا تھا۔ اس وقت چار روز احراری اور پولیس والے قبرستان میں ہی تھے۔ میں نے پٹواری مبارک علی کو حملہ کے وقت وہاں نہیں دیکھا۔ لالہ وزیر چند نے سب معززین کے بیان لئے تھے۔ میں دیکھ رہا تھا۔ مگر سن نہیں سکتا تھا۔ اس وقت پولیس والے کوئی چار یا پانچ کرم کے فاصلہ پر تھے۔ مجھے اور باقی پولیس والوں کو لالہ وزیر چند نے کچھ نہیں پوچھا تھا۔ میرے سامنے محمد خان ہیڈ کنسٹیبل کا بیان بھی نہیں لیا تھا۔ $\frac{6}{36}$ ۵ کو میں نے پولیس میں ایک احمدی بچہ دفن کرنے کی رپورٹ بھیجی تھی۔ یہ رپورٹ میں نے اس لئے بھیجی تھی۔ کیونکہ اپنی ڈیوٹی کے دوران میں ہم نے کسی احمدی کو پہلے وہاں دفن ہوتے نہیں دیکھا تھا۔

# سرورِ دو عالم اور خلفائے راشدین کی شان میں مولوی عطاء اللہ کی گستاخی

مولوی بخاری اللہ شاہ عطائی کے خلاف یہ شکایت روز بروز عام ہو رہی ہے۔ کہ وہ بزرگان دین اور اکابر تاریخ اسلام کا ذکر کرتے ہوئے مستی اور بے تکلفی کے عالم میں نازیبا انداز اختیار کر لیتے ہیں مثلاً ہمیں بے شمار احباب نے بتایا کہ مولوی صاحب مذکور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے حضور کے لئے "میاں" کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً "میاں نے آج سے چودہ سو سال پہلے کہہ رکھا ہے کہ ........" یا "میاں کو مکہ معظمہ سے رخصت ہو کر مدینہ جانا پڑا۔"

---

ہم نے ایک دفعہ اپنے کانوں سے سنا۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کا ذکر کرتے ہوئے مولوی عطائی نے اول الذکر کو "بڈھڑا" اور آخر الذکر کو "ندھڑا" بتایا۔ پنجابی میں یہ الفاظ "بڈھا اور لڑکا" کی تصغیر ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ شہنشاہ دو عالم کے جلیل القدر صحابہ کے متعلق یہ اندازِ خطاب نہایت گستاخانہ و غیر مودبانہ ہے۔ اور جو شخص حفظ مراتب نہیں کرتا۔ اس کی زندیقیت میں کسی کو شبہ نہیں ہو سکتا۔

---

۱۴ جولائی۔ کو مدرسہ انوریہ عربیہ لودھیانہ کے ناظم صاحب نے مولوی بخاری اللہ شاہ عطائی کا وعظ کرایا۔ بات صرف اتنی تھی کہ ہندوستان میں اسلام کی جو خدمت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمتہ نے کی وہ کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہوئی۔ لیکن مولوی مذکور نے اپنے انداز سے اس بیان کو اس قدر سوقیانہ بنا دیا۔ کہ شاہان اسلام میں سے کوئی آپ کی ہرزہ سرائی سے نہ بچ سکا خصوصاً حضرت عالمگیر اعظم۔ حضرت سلطان ٹیپو شہید۔ حضرت سلطان محمود غزنوی۔ غوری۔ التمش۔ سراج الدولہ کو خوب لتاڑا حالانکہ یہی چند شخصیتیں ہیں۔ جن کی وجہ سے ہندوستان کی اسلامی تاریخ کے صفحات روشن ہیں۔

---

اسی جوش و خروش کے عالم میں ملکہ ہند ممتاز محل کا ذکر آگیا۔ آپ نے اس جلیل القدر بیگم کی شان میں اپنی زبان بے لگام سے یہ پنجابی فقرہ کہا۔

او سُندے او! جدوں تاجو مر گئی تاں شاہجہاں نے اس دی قبر تے ست کروڑ روپیہ لگا دتا۔

اگر کوئی ہندو ملکہ ممتاز محل کا ذکر اس بے ادبی سے کرتا۔ تو مسلمان اس کی تکا بوٹی کر دینے کو تیار ہو جاتے۔ لیکن ایک ہوس پرست ملّا اس محترم شخصیت کے متعلق "تاجو مر گئی" کہتا ہے۔ اور مسلمان چپ چاپ سنتے ہیں! کسی کو توفیق نہیں ہوتی کہ اس بے ادب کو بر سر جلسہ ٹوک ہی دے۔

---

لیکن جو شخص رسول اللہ صلعم کو "میاں" ابوبکر رضؓ کو "بڈھڑا" اور علی رضؓ کو "ندھڑا" کہنے میں دریغ نہ کرے۔ اس کے سامنے عالمگیر۔ ٹیپو۔ محمود۔ غوری۔ شاہجہاں اور ممتاز محل کیا حیثیت رکھتے ہیں۔

---

خدا جانے یہ احرار مسلمانوں کے اخلاق کو تسفل کی کن گہرائیوں میں غرق کر کے رہیں گے۔ اب تک تو ان کی سرگرمیوں کا نتیجہ یہی نکلا ہے۔ کہ ادب۔ اخلاق۔ شائستگی کے محاسن ہمارے جلسوں سے رخصت ہو چکے ہیں۔ کہیں برادریوں کو انتخاب کا آلہ کار بنایا جا رہا ہے۔ کہیں ایک ایک سال کے بچوں کے جنازوں کی مٹی پلید کی جا رہی ہے۔ کہیں اسلامی اکابر کی توہین کی جا رہی ہے۔ کہیں ایک دوسرے کے سر پھوڑے جا رہے ہیں۔

جب تک قوم خود اپنا مذاق درست نہ کرے گی۔ اس قسم کے خود غرض فرعون اس پر برابر مسلط رہیں گے۔

(انقلاب ۵ اگست)

# کتوں کی لڑائی

آج کل احرار اور نیلی پوشوں میں جس قسم کی بحث و تکرار ہو رہی ہے۔ اس کا نقشہ آج سے بہت پہلے سر سید احمد خاں مرحوم نے اپنے ایک مضمون میں کھینچ دیا تھا ذرا ملاحظہ فرمائیے۔ اور غور کیجئے۔ کہ نقل مطابق اصل ہے یا نہیں۔

جب کتے آپس میں مل کر بیٹھتے ہیں تو پہلے تیوری چڑھا کر ایک دوسرے کو بری نگاہ سے آنکھیں بدل بدل کر دیکھنا شروع کرتے ہیں۔ پھر تھوڑی تھوڑی گونجیلی آواز ان کے نتھنوں سے نکلنے لگتی ہے۔ پھر تھوڑا جبڑا کھلتا ہے۔ دانت دکھائی دینے لگتے ہیں اور حلق سے آواز نکلنی شروع ہوتی ہے پھر باچھیں چر کر کانوں سے لگتی ہیں۔ اور ناک سمٹ کر ماتھے پر چڑھ جاتی ہے۔ ڈاڑھوں تک دانت باہر نکل آتے ہیں۔ منہ سے جھاگ نکل پڑتے ہیں۔ اور عفیف آواز کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے چمٹ جاتے ہیں۔ اس کا ہاتھ اس کے گلے میں اور اس کی ٹانگ اس کی کمر میں۔ اس کا کان اس کے منہ میں اور اس کا ٹینٹوا اس کے جبڑے میں اس نے اس کو کاٹا اور اس نے پچھاڑ کر بھنبوڑا۔ جو کمزور ہوا دم دبا کر بھاگ نکلا۔

سر سید احمد خاں مرحوم ہمدردگان ملت میں سے تھے ہم میں اتنی ہمت نہیں۔ کہ اس معرکہ کارزار کو کتوں کی لڑائی سے تشبیہ دیں یہی وجہ ہے۔ کہ ہم ان لڑائیوں کا تذکرہ ہمیشہ اس طرح کرتے ہیں گویا واٹرلو کا معرکہ برپا ہے یا ہسپانوی بیڑے اور برطانی جنگی جہازوں کا مقابلہ آپڑا ہے۔ لیڈروں کو ہمیشہ فیلڈ مارشل اور جنرل کہا قومی کارکنوں کو کرنل اور میجر کے نام سے پکارا۔ رضاکاروں کے حق میں غازیان جلادت شعار سے کم درجہ کی کوئی اصطلاح استعمال نہیں کی۔ پھر بھی اگر دونوں طرف کے بعض بزرگوار ہم سے ناراض ہیں۔ تو اس کا کوئی علاج نہیں

امرتسر میں فلسطین کانفرنس ہو رہی تھی۔ سرخپوش اور نیلی پوش حسب عادت آپس میں لڑ پڑے۔ ایک صاحب نے پوچھا کہ اس معرکہ کے متعلق کیا رائے ہے اس موقع پر بھی ہم نے حفظ مراتب

# جناب چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کی جماعت احمدیہ پونا میں تشریف آوری

## جناب چودھری صاحب کی خدمت میں جماعت کا مخلصانہ ایڈریس

۳۰ جولائی بروز جمعرات صبح کو مدراس ایکسپرس سے جناب چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب پونا تشریف لائے۔ پریذیڈنٹ سکرٹری اور دیگر دوست جماعت احمدیہ پونا آپ کے خیر مقدم کے لئے ریلوے سٹیشن پر حاضر تھے۔ جناب چودھری صاحب نے چونکہ اسی روز شام کی گاڑی سے تشریف لے جانا تھا۔ اس لئے آپ کے پاس وقت بہت تھوڑا تھا۔ اور آپ کی مصروفیت بہت زیادہ تھی۔ باوجود اس کے آپ نے پریذیڈنٹ صاحب سے جماعت احمدیہ میں تشریف لانے کا وعدہ فرمالیا۔ اور حسب وعدہ آپ پونے تین بجے تشریف لائے۔ اور آدھ گھنٹے تک رونق افروز رہے اس کے بعد چونکہ گاڑی کا وقت ہو گیا تھا۔ آپ سیدھے ریلوے سٹیشن پر تشریف لے گئے۔ اور بمبئی ایکسپرس میں آپ کا سیلون بمبئی کو روانہ ہو گیا۔ آدھ گھنٹے میں جماعت نے آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ اس کے بعد آپ نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے جماعت کو چند نصائح بھی کیں۔ جماعت احمدیہ پونا آپ کی اس نوازش سے بہت ہی ممنون ہے۔ حسب ذیل ایڈریس پیش کیا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

بحضور فیض گنجور عالیجناب آنریبل سر چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب ممبر ایگزیکٹو کونسل گورنر جنرل آف انڈیا

محترم بھائی! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ میں نہایت ادب کے ساتھ انجمن احمدیہ پونا کی طرف سے جناب کی خدمت میں خوش آمدید عرض کرتا ہوں۔ یہ ہماری انتہائی خوش قسمتی ہے۔ کہ ہمیں ہندوستان کی ایک بلند ترین ہستی اور احمدیت کے ایک سچے خادم کے ساتھ چند منٹ بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔ آج ہم اپنے جامے میں پھولے نہیں سماتے۔ اور ہم آپ کی اس بندہ نوازی کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

سنتے آئے تھے کہ سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسوۂ حسنہ کے آپ کامل نمونہ ہیں۔ سو آج اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ کہ آپ غریب بھائیوں کو اسی التفات اور محبت سے دیکھتے ہیں۔ جس طرح بڑے سرداران قوم کو آپ نے اپنی حکومت میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ کی حکومت کے واقعات یاد دلائے۔ اور ثابت کر دیا۔ کہ رعایا کے حالات رعایا میں مل کر ہی صحیح طور پر معلوم ہو سکتے ہیں آپ کا ہمدردیٔ خلائق کی خاطر تیسرے درجے میں سفر کرنا اور ہم جیسے غرباء کو شرف ملاقات بخشنا اس امر کی ایک بین دلیل ہے۔ آپ کی قومی و ملکی خدماتِ جلیلہ کا شمار کرنا گویا تاروں کا شمار کرنا ہے۔ پس اے مادرِ ہند کے درخشندہ ستارے باوجود اس بلند ترین مقام پر فائز ہونے کے۔ آپ کا تن من دھن سے خلق خدا کی خدمت میں مصروف رہنا اتنا بڑا کارنامہ ہے۔ کہ اس کے گئے گزرے زمانہ میں تو کیا عہد ماضی میں بھی ان کی مثال مشکل سے ملے گی۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ بلند ترین مقامات پر فائز فرمائے۔ گذشتہ دنوں ڈسکہ میں آپ کے آبائی دولتکدہ پر احمدیت کی وجہ سے اشرار کی طرف سے جو مظالم ڈھائے گئے اور جو تکالیف آپ اور آپ کا خاندان احمدیت۔ اور ہم احمدیوں کی خاطر برداشت کر رہا ہے۔ انتہائی رنجدہ اور صبر آزما ہیں۔ یقیناً یہ لوگ آپ کی شرافت اور احمدیت کی تعلیم پر مکمل طور پر عمل پیرا رہنے کی وجہ سے جرأت کر رہے ہیں۔ ہمیں دلی ہمدردی ہے اور ہم دست بدعا ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور ان تکالیف کا جلد سے جلد استیصال فرمائے۔

ہم چاہتے تھے کہ حضور کے ساتھ چائے پینے کا شرف حاصل کریں۔ مگر افسوس بدقسمتی سے ہمیں اطلاع دیر سے ملی۔ یعنے اس وقت جبکہ ایک صاحب آپ سے ناشتہ کا وعدہ لے چکے تھے۔ تاہم ہم اس تھوڑے سے وقت کی صحبت کو بھی نعمت غیر مترقبہ خیال کرتے ہیں۔

اے احمدیت کے پروانے ہم کمزور ہیں سست ہیں اور ابھی تھوڑے ہیں۔ ہم آپ سے نہایت ادب کے ساتھ درخواست کرتے ہیں۔ کہ آپ اپنے خاص اوقات کی دعاؤں میں ہماری غریب جماعت پونہ کو یاد رکھیں۔ اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے۔ ہمیں بھی آپ کا سا احمدیت کا پروانہ بنا دے۔

آخر میں ہم پھر آپ کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ آپ نے ہمیں شرف ملاقات بخشا۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہر طرح آپ کا مددگار ہو اور بیش از بیش مدارج دینی اور دنیاوی میں ترقی عطا فرمائے

فقط دعاگو ولی اللہ پریذیڈنٹ
جماعت احمدیہ پونا

# لجنہ اماء اللہ راولپنڈی

الحمد للہ کہ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی اپنی ترقی کی طرف سرعت سے قدم بڑھا رہی ہے۔ اور ممبرات میں اپنی ذمہ واری کا احساس پیدا ہو رہا ہے چنانچہ لجنہ کے ماہوار جلسوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جس میں تعلیم یافتہ خواتین مختلف موضوعات پر اپنے اپنے مضامین سناتی ہیں۔ ماہ جولائی کے آغاز میں ایک غیر معمولی جلسہ سے ابتدا ہوئی جس میں میاں محمد امیر صاحب امیر جماعت نے بھی تقریر فرمائی۔

۱۲ اگست کو راقمہ کے مکان پر ماہانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں احمدی مستورات کو ان کی قومی اور مذہبی ذمہ واریوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے تحریک جدید کے مطالبات کو پورا کرنے۔ اخلاقِ حسنہ اختیار کرنے اور ممبرات کے آپس میں تعلقات محبت و مودت بڑھانے اور اولاد کی غور و پرداخت کرنے پر بالخصوص زور دیا گیا۔ عاجزہ امۃ الحی سکرٹری لجنہ راولپنڈی

# مستری شیر محمد صاحب
### کے متعلق
# اعلان

مستری شیر محمد صاحب نے جو پہلے تحریک جدید کے ماتحت جاری شدہ صنعتی سکول کے شعبہ آہنگری میں کام کرتے تھے۔ اور اب کچھ عرصہ سے وہاں سے فارغ کر دیئے گئے ہوئے ہیں۔ ذاتی طور پر بعض احباب سے کام کرایا تھا جس کی مزدوری ادا کئے بغیر وہ کہیں چلے گئے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ فوراً اپنے قرضخواہوں کے ساتھ نظارت ہذا کے ذریعہ تصفیہ کریں۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ تو نظارت ہذا کو فوراً اس سے اطلاع فرمائیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

# بیرونی ممالک کے خریداران الفضل کو ضروری اطلاع



## ۱۵ ستمبر تک قیمت نہ پہنچنے کی صورت میں اخبار بند ہو جائیگا

بیرون ہند کے خریداران الفضل کے ذمہ بقائے بہت بڑھ گئے ہیں۔ اور اس وقت قریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ ان کے ذمہ ہے۔ ہندوستان کے خریداروں سے بذریعہ وی پی قیمت وصول کر لی جاتی ہے۔ اور وی پی انکاری ہونے کی صورت میں اخبار بند کر دیا جاتا ہے۔ لیکن بیرون ہند وی پی جا نہیں سکتا۔ اور خطوط مؤثر ثابت نہیں ہوتے۔ بقایا دار احباب کے نام معہ رقوم بقایا درج ذیل ہیں۔ جن دوستوں کی طرف سے ۱۵ ستمبر ۳۶ء تک رقم وصول ہو جائے گی۔ ان کے نام پرچہ جاری رہے گا ورنہ بند کر دیا جائے گا۔ اس بات کو اچھی طرح نوٹ کر لیا جائے۔ کہ اس میں کوئی استثنیٰ نہیں ہوگا۔

(مینیجر)

| نمبر خریداری | نام | قیمت |
|---|---|---|
| ۷ | سید عبدالرحمٰن صاحب | ۲۵/- |
| ۱۵ | مرزا برکت علی صاحب | ۱۲/- |
| ۳۳ | ڈاکٹر فضل الدین صاحب | ۸۸/- |
| ۲۰ | عثمان یعقوب صاحب | ۲۲/۸/- |
| ۲۲ | محمد جمیل صاحب | ۴/۴/- |
| ۳۱ | ڈاکٹر عمر الدین صاحب | ۱۲/۱۲/- |
| ۴۹ | محمد عالم صاحب | ۷/۸/- |
| ۵۳ | پیر ولایت شاہ صاحب | ۱۰/۸/- |
| ۸۰ | میراں بخش صاحب | ۱۳/- |
| ۸۹ | مرزا یعقوب بیگ صاحب | ۲۸/- |
| ۱۲۰ | دولت احمد خان صاحب | ۱۲/- |
| ۱۲۳ | اللہ دتہ صاحب گنائے | ۱۸/- |
| ۱۳۱ | نور محمد صاحب میرو | ۱۲/- |
| ۱۴۳ | مبارک علی صاحب | ۱۵/- |
| ۱۷۱ | ایچ موسیٰ خان صاحب | ۱۹/۸/- |
| ۱۷۳ | ڈاکٹر شاہ نواز صاحب | ۲۴/- |
| ۱۸۰ | ڈاکٹر عبدالغفور صاحب | ۱۲/۴/- |
| ۱۸۴ | ڈاکٹر لال الدین صاحب | ۷/۸/- |
| ۱۹۲ | ایم وائی خان | ۶/۸/- |
| ۲۰۳ | عبدالسلام صاحب بھٹی | ۶/۸/- |
| ۲۱۴ | جی ایس بٹ | ۲۱/۱۲/- |
| ۲۱۱ | ایم این خان | ۱۰/۱۲/- |
| ۲۱۶ | ایس سوکیہ | ۹/- |
| ۲۲۱ | ایم ایچ جیوڈال | ۲۴/- |
| ۲۲۲ | ایس، ایم یوشاہ | ۱۲/- |
| ۲۲۵ | چوہدری چراغ الدین صاحب | ۱۱/۹/- |
| ۲۲۹ | حبیب اللہ صاحب | ۱۹/۸/- |
| ۲۳۰ | محمد رفیق صاحب | ۲۰/۵/- |
| ۲۳۵ | ایچ یو خان صاحب | ۷/۸/- |
| ۲۳۹ | دوست محمد صاحب | ۱۸/- |
| ۲۴۳ | محمد خان صاحب | ۱۵/۴/- |
| ۲۴۴ | عبدالعزیز صاحب | ۱۵/۴/- |
| ۲۵۰ | شہاب الدین صاحب | ۲۵/- |
| ۲۵۱ | اے ایچ احمدی | ۱۳/۴/- |
| ۲۵۳ | مستری محمد حسین صاحب | ۳/- |
| ۲۵۴ | اے رحیم صاحب | ۱۸/- |
| ۲۵۶ | سید سلیم شاہ صاحب | ۶/۴/- |
| ۲۵۹ | مستری نور حسین صاحب | ۲۲/- |
| ۲۵۹ | اے اے ملک صاحب | ۱۱/- |
| ۲۶۰ | ڈاکٹر عبداللہ صاحب | ۱۰/۸/- |
| ۲۶۱ | مسٹر مبارک احمد صاحب | ۱۰/۸/- |
| ۲۶۴ | رشید احمد صاحب | ۲۲/۸/- |
| ۲۶۶ | احمد گل صاحب | ۱۸/- |
| ۲۶۷ | شیخ محمد صاحب | ۱۸/- |
| ۲۶۹ | دی جماعت سماٹرا | ۱۶/- |
| ۲۷۱ | منشی میراں بخش صاحب | ۱۳/- |
| ۲۷۲ | ڈاکٹر فیروز الدین صاحب | ۴/۸/- |
| ۲۷۴ | مرزا فضل کریم صاحب | ۷/۸/- |
| ۲۷۶ | ایس اے ملک صاحب | ۲۰/- |
| ۲۷۷ | ایم یقین نیرؔ | ۶/- |
| ۲۷۸ | عبدالحی صاحب | ۱۲/- |
| ۲۷۹ | آنریری سکرٹری | ۲۲/۸/- |
| ۲۸۰ | محمد حسین صاحب | ۳/- |
| ۲۸۲ | یعقوب علی صاحب | ۶/- |
| ۲۸۳ | ایم ابراہیم صاحب | ۹/- |
| ۲۸۴ | عطاء الرحمٰن صاحب | ۹/- |
| ۲۸۸ | احمد ابراہیم صاحب | ۱۰/۸/- |
| ۲۹۱ | شیخ رحمت اللہ صاحب | ۹/- |
| ۲۹۲ | شیر محمد صاحب | ۶/- |
| ۲۹۴ | ایم اے رشید | ۱۸/- |
| ۲۹۵ | مرزا عبدالغنی صاحب | ۱۸/- |
| ۲۹۶ | امام الدین صاحب | ۱۸/- |
| ۲۹۷ | محمد خان صاحب | ۱۵/- |
| ۲۹۸ | ابراہیم آدم صاحب | ۶/- |
| ۲۹۹ | محمد بشیر صاحب | ۱/۸/- |
| ۳۰۰ | ولایت حسین صاحب | ۱۵/- |
| ۳۰۴ | مسعود احمد صاحب | ۷/۸/- |
| ۳۱۰ | شیخ عبدالعزیز صاحب | ۲/۸/- |
| ۳۲۳ | بشیر محمد صاحب | ۴/۸/- |
| ۳۲۴ | وزیر محمد صاحب | ۲/۴/- |

## ریاست پٹیالہ میں تبلیغی دورہ

مولوی فضل الرحمٰن صاحب قمرؔ سانوی کے تبلیغی دورے کا مندرجہ ذیل پروگرام شائع کیا جاتا ہے۔

| مقام | تاریخ |
|---|---|
| دوراہا | ۷ و ۸ راگست |
| چاوا۔ پائل | ۹ و ۱۰ راگست |
| برہمن پورہ۔ خانپور سرہند | ۱۱ تا ۱۴ ر ″ |
| رائے پور | ۱۵ و ۱۶ ر ″ |
| نابھہ | ۱۷ و ۱۸ ر ″ |
| بھوانی گڑھ | ۱۹ راگست |
| سامانہ | ۲۰ تا ۲۴ ر ″ |
| پٹیالہ | ۲۵ و ۲۶ ر ″ |
| حسنپور | ۲۷ راگست |
| ٹریچاں وقطبیں پور | ۲۸ تا ۳۰ راگست |
| میال | ۳۱ ر ″ |
| ملک پور | یکم ستمبر |
| دکھ کھیڑہ | ۲ ″ |
| گوہلہ | ۳ ″ |
| کیتھل | ۴ و ۵ ر ستمبر |
| سفیدوں منڈی | ۶ و ۷ ر ″ |
| اسندھ | ۸ تا ۱۰ ر ″ |

(ناظر دعوت وتبلیغ قادیان)

# حضرت سلطان القلم — اور — حضرت فضل عمر رضؓ



## کی انگریزی فارسی اردو کتابوں کے تبلیغی سیٹ خریدئے اور دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دیجئے

تاکہ

## لوگ انہیں پڑھیں۔ ہدائت پائیں اور آپ کو دعائیں دیں

ہر ایک احمدی میں نہ اتنی طاقت اور مقدرت ہے۔ کہ وہ دنیا کے کونے کونے میں پہنچے اور پیغام حق پہنچائے۔ اور نہ اتنی علمیت۔ اور آسانیاں حاصل ہیں کہ وہ ہر طبقہ اور خیال کے لوگوں کو ملے اور ان کو آسمانی بادشاہت کی خوشخبری سنا سکے۔ مگر چونکہ ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ دنیا کو اس نعمت سے حلاوت اندوز ہونے کی دعوت دے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طفیل اُسے حاصل ہوئی۔ اس لئے سب سے بہتر اور آسان ذریعہ یہی ہے۔ کہ بک ڈپو کے تبلیغی سیٹ خرید خرید کر دنیا کے تمام بڑے بڑے آدمیوں کو بھجوا دیئے جائیں۔ تمام لائبریریوں میں رکھوا دیئے جائیں۔ تمام اعلےٰ درسگاہوں میں پہنچا دیئے جائیں۔ تاکہ دنیا کے ہر ملک اور ہر ملک کے تمام طبقات کے لوگ انہیں پڑھیں۔ ہدائت پائیں اور بھیجنے والوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دُعائیں دیں۔ دوستو! تھوڑی سی رقم خرچ کر کے اور گھر میں بیٹھے بٹھائے اکناف عالم میں اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچا دینا اور ہدائت یافتوں کی دعائیں لینا یقیناً

## سستا سودا ہے

پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس مفید مؤثر اور مبارک تجویز کو عملی جامہ پہنائیں اور اس فرض کو پورا کریں۔ جو شروع دن سے ان پر عائد ہے۔ اور اب جبکہ

## اشاعت کی خاطر کتابوں کی قیمت میں خاص الخاص رعائت

بھی کر دی گئی۔ اور اس پر بھی ان دوستوں کے لئے جو کسی مجبوری کے باعث یکشت قیمت ادا نہیں کر سکتے۔

## مزید سہولیت پیدا کر دی ہے

کہ وہ ان کی قیمت بااقساط ادا کر سکتے ہیں۔ تو ایسی حالت میں ہر حیثیت کے دوست کو دل کھول کر حصہ لینا چاہیئے۔ بلکہ ان کی خاطر اس امر کا بھی انتظام کر دیا گیا ہے۔ کہ جو دوست خود کہیں سیٹ نہ بھجوا سکیں۔ وہ اپنے آرڈر کے ساتھ لکھ بھیجیں۔ تو ان کا سیٹ انہی کی طرف سے صیغہ دعوۃ و تبلیغ کی معرفت بھجوا دیا جائے گا۔ ہمیں توقع ہے کہ اسلام اور احمدیت کے فدائی ان سہولتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد کے آرڈر بھجوائینگے۔ اور اب جبکہ یہ تجویز شہروں اور قصبوں کے علاوہ چھوٹے چھوٹے دیہات میں بھی قبولیت حاصل کر رہی ہے۔ اور وہاں کے غریب سے غریب بھائی بھی اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ جیسا کہ اس سے قبل ان کا تذکرہ "الفضل" میں ہو چکا ہے۔ اور خدا کے فضل سے اب بھی برابر آرڈر موصول ہو رہے ہیں چنانچہ اسی ہفتہ

## موضع ننگل کھارا۔ بھینی اور تلونڈی جھنگلاں سے اکیاسی روپیہ کا آرڈر

آیا ہے۔ ان تمام دوستوں کو بھی جنہوں نے ابھی اس ضروری اور مبارک تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ اپنے ان غریب دیہاتی دوستوں کی پُرخلوص مثال کو دیکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں تبلیغی سیٹ خرید کر دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دینے چاہئیں۔ تاکہ اس ظلمت کدہ دہر پر آفتاب صداقت اپنی پوری تابانیوں کے ساتھ جلوہ گر ہو۔

قیمت رعائتی انگریزی سیٹ صہ ۔ قیمت رعائتی فارسی سیٹ عہ ۔ قیمت رعائتی اردو سیٹ عہ

**خاکسار :- ملک فضل حسین منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور**

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!



**بمبئی** (بذریعہ ڈاک) اخبار ہمدم رقمطراز ہے کہ ایک ملاقات کے دوران میں مسٹر گاندھی نے اپنے بیٹے عبد اللہ گاندھی کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے کہا۔ کہ بعض مفسدہ پرداز میرے اور میرے لڑکے کے درمیان رنجشیں بڑھا رہے ہیں۔ مذہب کا معاملہ ہر شخص کے ضمیر سے تعلق رکھتا ہے۔ ہیرالال نے اگر واقعی اسلام کی حقیقت کو سمجھ کر اسے اختیار کیا ہے۔ تو قابل مبارکباد ہے۔ اسلام کے متعلق کہا کہ یہ دین فطرت ہے۔ اور کوئی اسے جھٹلا نہیں سکتا۔

**لائل پور** ۵ اگست۔ کل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لائل پور کی عدالت میں ملا عنایت اللہ احراری کے خلاف مقدمہ زیر دفعہ ۱۲۴ الف کی سماعت ہوئی۔ گواہان صفائی مولوی عطاء اللہ اور تین چار اور احراری پیش ہوئے۔ مولوی عطاء اللہ نے شہادت دیتے ہوئے کہا۔ کہ جڑانوالہ تبلیغ کانفرنس غیر سیاسی تھی۔ دوسرے گواہوں نے کہا کہ عنایت اللہ کی تقریر احمدیوں کے خلاف تھی۔ اس نے گورنمنٹ کے خلاف کچھ نہیں کہا۔ مقدمہ آئندہ پیشی پر ملتوی ہوا۔

**لاہور** ۵ اگست "زمیندار" ۷ اگست رقمطراز ہے۔ کہ مسٹر فیض الحسن احراری کو گورداسپور جیل سے ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

**پورٹ سعیدہ** ۵ اگست۔ راس عمر د سپہ سالار حبشی افواج نے شمال مغربی محاذ پر ساٹھ ہزار سپاہیوں کا ایک لشکر جرار منظم کر لیا ہے اور چالیس ہزار حبشی ڈیسی اور ادیس آبابا کی طرف پیش قدمی کر رہے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ راس عمر و نے حملہ کر کے متعدد اطالوی فوجی چھاؤنیوں کو تباہ کر دیا ہے۔ اور بہت سے اسلحہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ ساتھ ہی یہ اطلاع بھی موصول ہوئی ہے۔ کہ حال ہی میں حبشیوں نے ادیس آبابا پر پے در پے حملے کر کے گولی بارود کی ایک بھاری تعداد اور بے شمار رائفلیں اور مشین گنیں اطالویوں سے چھین لی ہیں۔

**پیرس** ۵ اگست۔ حکومت فرانس نے مختلف حکومتوں کو ایک نوٹ ارسال کیا تھا کہ وہ ہسپانیہ کی خانہ جنگی کے سلسلہ میں غیر جانبدار رہیں۔ برطانیہ اور بیلجیم کی طرف سے اس نوٹ کا تسلی بخش جواب دیا گیا ہے لیکن جرمنی نے اپنے جواب میں اس بات کا بھی اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ اس صورت میں غیر جانبدار رہے گا۔ جس صورت میں کہ روس بھی اپنی غیر جانبداری کا اعلان کر دے۔ اطالیہ کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا۔ حکومت فرانس نے ماسکو اور لزبن کے سفیروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ یہی نوٹ پرتگالی اور روسی حکومتوں کے سامنے پیش کریں۔

**پورٹ سعیدہ** ۵ اگست۔ جھیل ٹانا کے نواح میں راس کاسا کے دوسرے لڑکے کی قیادت میں حبشی فوجوں اور اطالویوں میں خونریز جنگ ہوئی۔ گونڈر کے قریب جھیل کے شمال میں بھی نہایت خونریز جنگ ہو رہی ہے۔

**لنڈن** ۵ اگست۔ برطانی اخبار "ٹائمز" ہسپانیہ کے اندرونی معاملات میں عدم مداخلت کے متعلق تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے۔ یہ امر نہایت ضروری ہے کہ ہسپانیہ کے معاملہ میں دوسرے ممالک غیر جانبدار رہیں۔ جن اصول پر ہسپانیہ کے فریقین لڑ رہے ہیں۔ وہ ہر ملک کی کسی نہ کسی اکثریت یا اقلیت کو پسند ہیں۔ اس لئے ہر ملک کا فرض ہے۔ کہ اس آگ کو دوسرے ملکوں میں پھیلنے نہ دے۔ یورپ کی سرزمین مادہ ہائے آتش گیر سے معمور ہے جسے ایک معمولی سے چنگاری بھک سے اڑا سکتی ہے ہسپانیہ میں جو خانہ جنگی ہو رہی ہے وہ آسانی کے ساتھ اس جنگ میں بدل سکتی ہے جس کے تصور سے سارا یورپ بلکہ ساری دنیا کانپ رہی ہے۔

**دہلی** ۵ اگست ایک اطلاع مظہر ہے کہ بارشوں کی کثرت اور دریاؤں میں طغیانی کے باعث یوپی کے ۸۰۰ گاؤں بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ دو لاکھ کے قریب نفوس سیلاب کے باعث انتہائی مصائب سے دوچار ہیں۔

**بارسیلونا** ۵ اگست۔ بارسیلونا کی جنگ میں ۵۱۱ سپاہی ہلاک ہوئے جن میں سے ۱۹۳ ابھی تک شناخت نہیں کئے جا سکے۔

**ہیگ** ۵ اگست۔ حکومت ہالینڈ نے ہالینڈ کی رائل ایرلائن کو ہسپانیہ کے ہاتھوں بمبار طیارے بیچنے کی ممانعت کر دی ہے۔

**ایتھنز** ۵ اگست۔ یونان میں اشتراکیوں کی تہدید آمیز سرگرمیوں کے باعث بادشاہ کی منظوری سے ملک میں مارشل لا نافذ کر دیا گیا ہے۔ پارلیمنٹ کو آئندہ انتخابات کی تاریخ مقرر کئے بغیر توڑ دیا گیا ہے اشتراکیوں کی تحریک کے باعث ملک میں خونریزی کا سخت اندیشہ ہے۔ آج تمام یورپ سے یونان کا تلغرافی سلسلہ منقطع کر دیا گیا۔

**لنڈن** ۵ اگست۔ ملک معظم ایڈورڈ ہشتم شنبہ کو بغرض سیر باہر تشریف لے جائیں گے۔

**پانڈیچری** ۵ اگست۔ پانڈیچری میں گولی چلائے جانے کے سلسلہ میں غیر سرکاری اعداد مظہر ہے۔ کہ بیس اشخاص ہلاک اور ۶۵ زخمی ہوئے۔

**لنڈن** ۵ اگست۔ ہسپانیہ کی موجودہ صورت حالات یہ ہے کہ گورنمنٹ ہسپانیہ ابھی بارسیلونا ساحل بحیرہ روم ملاگا تک اندرونی صوبجات۔ میڈرڈ بحر اوقیانوس کے ساحل پر واقع صوبجات اور سان سبٹین سے کر او ویڈو تک کے اضلاع پر قابض ہے۔ اس کے برعکس باغی سارا گوسا متعدد اندرونی صوبجات بہ شمولیت برگوس ولیڈولڈ اور سگوویہ۔ جبل الطارق کے ارد گرد ہسپانیہ کے جنوبی حصہ۔ اور کورونا کے ارد گرد شمال مغربی حصہ پر مسلط ہیں ہسپانوی نوآبادیات سوائے ایک کے باغیوں کے قبضہ میں ہیں۔ گویا حکومت تمام صنعتی صوبجات اور قریباً تمام سواحل پر قابض ہے اور باغی زرعی صوبوں پر قابض ہیں اور جنوب اور شمال مغرب کے سواحل سے منقطع ہیں

**لنڈن** ۵ اگست۔ میڈرڈ کے قریب درہ سٹین میں فیصلہ کن جنگ کی توقع ہے۔ گواڈراما میں چوبیس گھنٹہ کی جنگ میں گورنمنٹ کی فتح مندی کے بعد وہاں کی وفادار فوج کو کمک بھیجی جا رہی ہے۔ اور باغیوں کا محاصرہ کرنے میں کوشاں ہیں۔ اس اثنا میں باغی جرنیل مولا کا دعوی ہے۔ کہ اس کی جنگی سرگرمیاں مجوزہ طریق پر جاری ہیں۔ اور باغی مراکو سے فوجی دستے اپنی مدد کے لئے لانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور میڈرڈ کی طرف ان کی پیشقدمی آہستہ مگر یقینی طور پر جاری ہے۔ اور جرنیل مولا اور جرنیل فرینکو کی افواج کا باہم اتصال بھی یقینی ہے

**پیرس** ۵ اگست۔ فرانسیسی وزیر جنگ نے ایک اعلان کے ذریعہ ۵۰۰ ڈویژنوں کو ایک زبردست توپخانہ کے ساتھ شمال مشرقی سرحد میں منتقل کر دیا ہے اس وقت وہاں ایک لاکھ ساٹھ ہزار سپاہی پہنچ چکے ہیں۔

**برلن** ۵ اگست۔ فوجی دستوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے جرمنی کے وزیر عمال نے کہا۔ کہ انگلستان کو ہماری نوآبادیات واپس کر دینی چاہئیں۔ اگر اس نے ہماری نوآبادیات واپس نہ کیں تو ہم خود لے لیں گے اس تقریر کو جرمنی کے طول و عرض میں سنایا گیا

**جبل الطارق** ۵ اگست۔ دو برطانوی جنگی طیاروں پر جو الجیریا سے انگلستان کی طرف پرواز کر رہے تھے۔ حکومت ہسپانیہ کے جنگی بحری جہازوں نے شدید گولہ باری کی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ غلط فہمی کے ماتحت ان پر گولہ باری کی گئی۔

**ٹانجیر** ۵ اگست۔ آبناؤں میں خوفناک جنگ کے بعد حکومت ہسپانیہ کے جہازوں نے باغیوں کے دو بحری طیاروں کو گولہ باری سے گرا لیا۔ اور دو اور کو سیوٹا کے مقام پر گرا لیا۔

**لنڈن** ۵ اگست۔ باغی جرنیل فرینکو نے ایک اخبار کے نمائندہ کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کے مقابلہ میں سلطانیوں کی کامیابی کی نوے فیصدی امید ہے۔ مزید کہا کہ حکومت فرانس میڈرڈ کی اشتراکی حکومت کو ہر ممکن امداد دے رہی ہے اور اس نے طیاروں کے ذریعہ ہسپانیہ کی اشتراکی حکومت کو بارہ ہزار بم بھیجے ہیں۔

**امرتسر** ۵ اگست گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۵ آنے ۳ پائی نخود حاضر ۲ روپے ۴ آنے ۹ پائی دوئم ۵ روپے ۱۲ آنے - بہائی - چنے دیسی ۲ روپے ۹ پائی

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی